JIBAS (The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

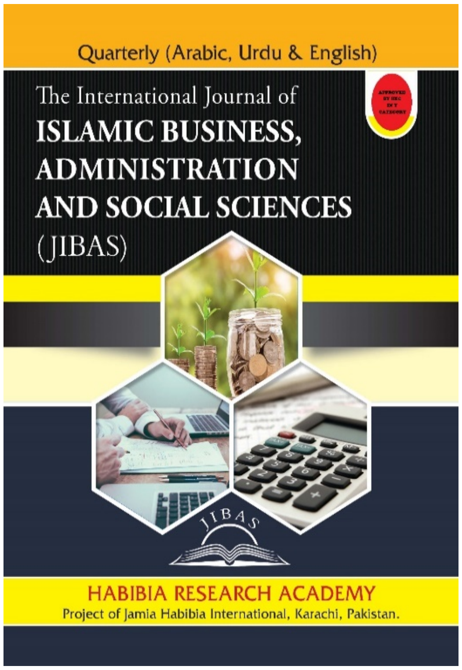

TOPIC:

PROTECTION OF CIVIL RIGHTS IN THE RIGHTEOUS CALIPHATE

خلافتِ راشدہ میں شہری حقوق(Civil Rights)کا تحفظ

AUTHORS:
1- *Muhammad Rashid (lecturer) department Islamic studies University of Balochistan Quetta.*
2- *Dr shabir Ahmad, Assistant professor Islamic Studies Department BUITEMS Quetta.*
3- *Ulfat Hussain Lecturer degree College Mastung.,*

How to Cite: *Rashid , Muhammad, Shabir Ahmad, and Ulfat Hussain 2022. ": PROTECTION OF CIVIL RIGHTS IN THE RIGHTEOUS CALIPHATE: خلافتِ راشدہ میں شہری حقوق کا تحفظ". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 2 (1):31-38.*
URL: https://jibas.org/index.php/jibas/article/view/65.
Vol. 2, No.1 || January –March 2022 || P. 31-38
Published online: 2022-06-30

QR. Code

PROTECTION OF CIVIL RIGHTS IN THE RIGHTEOUS CALIPHATE

خلافتِ راشدہ میں شہری حقوق(Civil Rights)کاتحفظ

Muhammad Rashid, Shabir Ahmad, Ulfat Hussain

ABSTRACT:

Violations of human rights were common in pre-Islamic times, the strong and the weak were strangled, As soon as Islam came, it taught man the protection of rights. According to Islam, there are five basic human rights:

1. *Protection of life,*
2. *Protection of goods,*
3. *Protection of honor and dignity,*
4. *Wage protection,*
5. *Protection of religion and belief.*

The Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) took practical steps along with instructions to ensure their safety in his life. After the demise of the Prophet (peace be upon him), his successors, the Rightly Guided Caliphs, made their protection their primary goal during their caliphate. A study of history reveals that no human rights were violated during his caliphate (30 years). This is not just a claim, but the enemies of Islam have openly acknowledged it.

KEYWORDS: *pre-Islamic times, Protection of life, the Rightly Guided Caliphs, Protection of honor and dignity, Human rights.*

تمہید: اسلام کا آفتاب ماہتاب جب فاران کی چوٹیوں سے بلند ہوا تو ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ جہالت ہی جہالت تھی، ظلمت ہی ظلمت تھی، ننگی جاہلیت ناچ رہی تھی۔ کہیں گھوڑا آگے بڑھانے پر برسوں پر محیط جنگ وجدل انسانیت کا گلا دبایا ہوا تھا تو کہیں شرم وحیا کے نام سے بنت حوا کو موت کے گھاٹ اتارا جارہا تھا، کہیں خدا کو راضی کرنے کے لیے خانہ خدا میں بتوں کے سامنے جبین نیاز دراز کیا جارہا تھا تو کہیں خدا کی توجہ مبذول کرانے کے لیے ننگا طواف کرنے سے ہچکچایا نہیں جاتا تھا۔ ایک ایسے دور میں آپ کی بعثت ہوئی۔ آپ نے مبعوث ہوتے ہی پیغمبرانہ اسلوب سے دعوت و تبلیغ کے کام کا آغاز کیا۔ تیئس سال کے مختصر عرصہ میں جاہلیت کی پھیلائی ہوئی گمراہیوں، ضلالتوں اور برائیوں کا قلع قمع کردیا۔ بھٹکی ہوئی انسانیت کو سچی راہ پر لگادی۔ اس کے نتیجے میں انسانیت نے سکھ کا سانس لیناشروع کیا، مثالی امن وامان کا دور دورہ ہوا۔ مظلوم کو ظالم کے ظلم وجور سے نجات ملی، بنت حوا کو سوسائٹی میں انسانیت کا مقام مل گیا، جنگ وجدل کا زاویہ نگاہ تبدیل ہوا۔ آپ نے صرف معاشرہ کی اصلاح پر اکتفاء نہیں فرمایا، بلکہ وہ اصول بھی عطاء فرمادیئے جن پر گامزن ہوکر آئندہ ہر بگڑے معاشرہ کی اصلاح کی جاسکتی ہے اور ایک ایسی جماعت بھی تیار کی جس کی ذمہ داری امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور اصلاح معاشرہ ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلۡتَكُن مِّنكُمۡ أُمَّةٞ يَدۡعُونَ إِلَى ٱلۡخَيۡرِ وَيَأۡمُرُونَ بِٱلۡمَعۡرُوفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ ٱلۡمُنكَرِۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ﴾(1) ترجمہ: ”اور تمہارے درمیان ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جس کے افراد بھلائی کی طرف بلائیں، نیکی کی تلقین کریں، اور برائی سے روکیں۔ ایسے لوگ ہیں جو حقیقت میں فلاح پانے والے ہیں“۔ ایک اور مقام میں ارشاد ہے: ﴿كُنتُمۡ خَيۡرَ أُمَّةٍ أُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَأۡمُرُونَ بِٱلۡمَعۡرُوفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ ٱلۡمُنكَرِ﴾(2) ترجمہ: مسلمانو! تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لیے وجود میں لائی گئی ہے۔ تم نیکی کی تلقین کرتے ہو،

برائی سے روکتے ہو۔"۔ حدیث مبارکہ میں ہے:"من رایٰ منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ، فان لم یستطع فبلسانہ، فان لم یستطع فبقلبہ ،وذٰلك اضعف الایمان"۔(3) ترجمہ: تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو چاہیے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے مٹائے، اگر ہاتھ سے مٹانے پر قادر نہیں ہے تو اپنی زبان سے مٹائے۔ اگر زبان سے مٹانے پر قادر نہیں ہے تو دل ہی دل میں اس کو برا سمجھے اور یاد رکھیں کہ یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے"۔ عہد جاہلیت میں انسان کے کوئی حقوق نہیں تھے، بلکہ اس میں جنگل کا قانون تھا اور جس کی لاٹھی، اس کی بھینس کا عملی راج تھا۔ کمزور طاقتور کا لقمہ تر تھا، پِسا ہوا طبقہ بالادست طبقے کے دستِ نگر تھا۔ بالادست طبقہ اگر چاہتا تو سرِبازار اس کو نچواتا، اس کی عزت تار تار کرتا، غریب کو اس کا حق دلوانے کے لیے کوئی قانون وضابطہ نہیں تھا۔ الغرض اس کے ساتھ ہر وہ رویہ اپنایا جاتا تھا جو ایک شریف النفس کسی نجس العین جانور کے ساتھ کرنا تو دور کی بات ہے، دیکھنا بھی برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ جن کی اتنی بھیانگ داستانیں تاریخ کے صفحات میں بکھری ہوئی ہیں کہ ان کو سن کر رونگٹھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک ایسے ماحول میں آنحضرت ﷺ نے دنیا کو بنیادی انسانی حقوق کے تصور سے آشنا کر دیا۔ نہ صرف آگاہی بخشی، بلکہ ان کے مراتب ودرجات کی نشاندہی بھی کی۔

بنیادی انسانی حقوق: اسلام نے کسی انسان کے جو بنیادی حقوق مقرر کیے ہیں، وہ یہ ہیں: تحفظ جان، تحفظ مال، تحفظ عزت وآبرو، تحفظ کسب معاش، تحفظ دین وعقیدہ۔

1-تحفظ جان: اسلام میں جان ونفس کو جو اہمیت حاصل ہے، وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اس کے تحفظ کے بارے میں ارشاد ہے:﴿...وَلاَ تُلْقُواْ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ...﴾(4) ترجمہ: "اپنے آپ کو ہلاکت وبربادی میں نہ ڈالو۔" ایک اور جگہ ارشاد ہے:﴿...وَلاَ تَقْتُلُواْ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ...﴾(5) یعنی:"جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرمت بخشی ہے، اس کو ناحق طور پر قتل نہ کیا کرو۔"

اسلام میں صرف تین اسباب کی بناء پر کسی کا قتل جائز ہوتا ہے:(۱) شادی شدہ مسلمان زنا کا مرتکب ہو(۲) کسی کو ناحق قتل کرے(۳) مرتد ہو جائے نعوذ باللہ منہ۔(6) اسلام میں جان ونفس کی جو اہمیت حاصل ہے وہ اس حدیث سے ظاہر ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، جو کہ اَفقہ الصحابہ مانے جاتے ہیں، حضور کے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف فرما رہے ہیں، طواف کے دوران آنحضرت نے کعبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بیت اللہ! تو کتنا مقدس ہے، کتنا معظم ہے۔ پھر عبداللہ بن مسعودؓ سے خطاب کر کے فرمایا کہ اے عبداللہ! یہ کعبۃ اللہ بڑا مقدس، بڑا مکرم ہے، لیکن اس کائنات میں ایک چیز ایسی ہے کہ اس کا تقدس اس کعبۃ اللہ سے بھی زیادہ ہے اور وہ چیز کیا ہے! ایک مسلمان کی جان، مال اور آبرو کہ اس کا تقدس کعبہ سے بھی زیادہ ہے۔ اگر کوئی شخص دوسرے کے جان پر، مال پر، آبرو پر ناحق حملہ آور ہوتا ہے۔ ہے تو سرکار دوعالم فرماتے ہیں کہ وہ کعبہ کے ڈھادینے سے بھی زیادہ بڑا جرم ہے"۔(7)

2 **-تحفظِ مال :**مال کا تحفظ انسان کا دوسرا بنیادی حق ہے ۔ اس بارے میں ارشاد خداوندی ہے : ﴿وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ......﴾(8)یعنی:"باطل طریقے سے ایک دوسرے کا مال ہڑپ نہ کرو"۔حدیث شریف میں ہے:"من قتل دون مالہ فھو شھید''۔(9)ترجمہ:"جو اپنے مال کی حفاظت کرتے مارا جائے وہ شہید ہے"۔

3**-تحفظِ عزت وآبرو:**عزت وآبرو کا تحفظ انسان کا تیسرا بنیادی حق ہے۔اس بارے حدیث میں ہے کہ:من قتل دون عرضہ فھو شھید۔ یعنی:"جو اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے،وہ شہید کا رتبہ پائے گا"۔ایک اور حدیث میں ہے:''...کل المسلم علی المسلم حرام: وعرضہ،ومالہ،ودمہ...''۔(10)ترجمہ:"ہر مسلم کی جان،آبرو،اور مال دوسرے مسلم پر حرام ہے"۔

4 **-تحفظِ کسبِ معاش:**کسبِ معاش کا تحفظ انسان کا چوتھا بنیادی حق ہے۔ حدیث شریف میں ہے : دعوا الناس یرزق اللہ بعضھم ببعض۔(11)ترجمہ:"لوگوں کو چھوڑ دو کہ اللہ ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے رزق عطاء فرمائیں گے"۔

5**-تحفظ عقیدہ:**دین وعقیدہ کا تحفظ انسان کا پانچواں بنیادی حق ہے۔قرآن مجید میں ہے:﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ...﴾(12)ترجمہ:"دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔"ایک اور آیت کریمہ میں ہے:﴿...أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُواْ مُؤْمِنِينَ﴾(13)ترجمہ:"کیا آپ لوگوں کو مجبور کریں گے یہاں تک وہ مؤمن ہو جائیں؟ آپ کا عہد مبارک خیر وبرکت کا عہد تھا۔اسلامی تعلیمات پر عمل اور آپ کے وجود مبارک کی وجہ سے عدل وانصاف کا بول بالا تھا،ظلم وجور نہ ہونے کے برابر تھا،پھر بھی آپ نے ان بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے مستقل اور باقاعدہ ادارے تشکیل دیئے۔آپ کی تشکیل دیئے ہوئے اداروں میں سے "محکمۂ قضاء، صاحب السوق یا عامل السوق جو بعد میں "الحسبۃ"امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے نام سے مشہور ہوا، قابل ذکر ہیں۔

خلافتِ راشدہ میں انسانی حقوق کا تحفظ:اسلام نے بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے جو احکام دیئے ہیں اور آپ نے اپنی حین حیات میں ان کی ہر طرح سے پاسداری کی۔اَب یہ دیکھنا ہے کہ آپ کے اولین جانشینوں "خلفاء راشدین" ان پر کس طرح عمل پیرا ہوئے اور کس طرح ان کے تحفظ کو یقینی بنایا۔

1-عہدِ صدیقی11-13 ھ: آپ کی دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ کے جانشین وخلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے ۔حضرت ابو بکر صدیقؓ کا دوسالہ مختصر دورِ خلافت شدید قسم کے ہنگامی حالات سے دوچار رہا۔جنگیں،بغاوتیں اور شورشیں اس کا عنوان ہیں ۔ان کے باوجود آپؓ بنفس نفیس رعایا کے حقوق کی دیکھ بھال کرتے تھے۔اور اپنا سارا وقت مسلمانوں کی اصلاح وفلاح کی تدابیر میں گزارتے تھے۔لوگوں میں انصاف قائم کرنے کے لیے آپؓ نے حضرت عمرؓ کو باقاعدہ قاضی مقرر فرمایا،مگر لوگوں میں اخلاق کا معیار بہت بلند تھا،اس لیے ایک سال تک کسی مقدمہ کی نوبت نہ آسکی۔اس کے باوجود آپؓ کا یہ ارشاد گرامی صفحۂ تاریخ میں انمٹ نقوش کے ساتھ

درج ہے: ”جو ایسا حاکم مقرر کرے کہ وہ رعایا کے حقوق کی حفاظت نہ کر سکے تو ایسے مقتدر اعلیٰ پر خدا کی لعنت ہے، اللہ اس کو جہنم میں جھونک دے گا چاہے وہ فرائض و نوافل ادا کرتا ہو“۔(14)

2- عہدِ فاروقی :13-24: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے بعد خلافت کے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نامزد کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے زمام اقتدار سنبھالتے ہی رعایا کے حقوق پر خصوصی توجہ دی۔ جن جن علاقوں کے لیے والی مقرر کیے تو ان کی تقرری میں یہ بات صراحت کے ساتھ ہوتی کہ کوئی ”عامل اپنے حدود سے تجاوز نہیں کرے۔ حقوق اللہ، حقوق اللہ اور مشترکہ حقوق کی پاسداری کرے گا“۔(15) رعایا کے حقوق کی پاسداری کے لیے حضرت عمر فاروقؓ نے شعبۂ پولیس قائم کیا جس کو ”الاحداث“ اور پولیس آفیسر کو ”صاحب الاحداث“ کہا جاتا تھا۔

مولانا شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں کہ: ”قدامہؓ کو تحصیل مالداری کی خدمت دی اور حضرت ابوہریرہؓ کو تصریح کے ساتھ پولیس کے اختیارات دیئے ۔ احتساب کے متعلق جو کام ہیں، مثلاً: دکاندار ترازو میں دھوکہ نہ دینے پائیں، کوئی شخص سڑک پر مکان نہ بنائے، جانوروں پر زیادہ بوجھ نہ لادا جائے، شراب علانیہ نہ بکنے پائے، وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام امور کا انتظام تھا اور اس کے لیے ہر جگہ اہل کار افسر مقرر تھے“۔(16) لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کے لیے محکمۂ قضاء کی داغ بیل ڈالی اور اس کے لیے اہل کار کو باقاعدہ امتحان لینے کے بعد مقرر فرمایا۔ (17) حضرت عمرؓ شہریوں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے اور اسی لیے جب کسی کو عامل مقرر فرماتے تو اس پر چار شرائط لازم کرتے، ان میں سے چوتھی شرط یہ تھی کہ: ”اہل حاجت کے لیے اپنا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھنا۔ خبر دار! کوئی دربان نہ ہو“۔(18) عمّال کو شہریوں کے ساتھ اچھے سلوک کی تلقین کرنے کے ساتھ ساتھ آپؓ نے راتوں کو گشت (عس) کا عمل شروع فرمایا تاکہ یہ معلوم کر سکے کہ عمّال شہریوں کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں۔ چنانچہ روایات میں ہے کہ ایک رات وہ گشت پر تھے کہ ان کا گزر کسی عورت کے گھر پر سے ہوا جو شوہر کے فراق میں شعر گا رہی تھیں تو آپؓ نے تمام حکام کو یہ فرمان جاری کیا کہ وہ کسی فوجی کو چار ماہ سے زیادہ دار الحرب یا میدان کارزار میں نہ روکا جائے“۔(19) عمل احتساب میں حضرت عمر فاروقؓ کے نزدیک ادنیٰ و اعلیٰ اور خویش و بیگانہ سب برابر تھے۔ ایک دفعہ مصر کے گورنر عمرو بن العاصؓ کے بیٹے نے ایک قبطی کو محض اس بناء پر کوڑے مارے کہ وہ گھڑ دوڑ میں اس سے آگے نکل گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے تینوں کو مدینہ طلب کیا اور قصاص میں قبطی سے عمرو بن العاصؓ کے بیٹے کو کوڑے لگوائے۔ پھر فرمایا کہ ایک کوڑا گورنر کے سر پر مارو۔ قبطی اس پر راضی نہ ہوا اور کہا کہ میرا اِن سے کوئی واسطہ نہیں۔ تب حضرت عمرو بن العاصؓ کو مخاطب کرتے ہوئے وہ جملہ کہا جو آبِ زر سے لکھنے کا قابل ہے۔ آپؓ نے فرمایا: مذکم تعبدتم الناس، وقدولدتهم امهاتهم احراراً......‘‘(20) ترجمہ: "تم نے کب سے لوگوں اپنا غلام بنا رکھا ہے جبکہ ان کے ماؤں نے انہیں آزاد پیدا کیا تھا“۔ حضرت عمرؓ کو اپنی ذمہ داری کا اتنا احساس تھا کہ فرمایا کرتے تھے کہ: لو مات جمل ضیاعاً علی شط الفرات، لخشيت ان يسألنى الله عنه‘‘۔(21) ترجمہ: اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی اونٹ بھی ضائع ہو کر مر گیا تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت مجھ سے اُس کے بارے میں باز پرس کرے گا“۔

3-عہدِ عثمانی:24-35ھ: حضرت عمر فاروقؓ کے بعد حضرت عثمان غنی ذی النورینؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپؓ نے عہدِ فاروقی کے نظام حکومت کو بحالہ بر قرار رکھا۔ رعایا کے حالات سے ہمیشہ باخبر رہتے تھے اور جہاں کہیں کسی شکایت کا علم ہوتا توجہ کے موقع پر اس کی تحقیقات کر کے فوری پر ازالہ فرماتے اور خود فرماتے ہیں کہ: ”مجھے معلوم ہے کہ بعض عمال بے وجہ لوگوں پر زیادتی کرتے ہیں، اس لیے اعلان عام ہے کہ کسی کو مجھ سے یا میرے کسی عامل سے کوئی شکایت ہو تو وہ حج کے موقع پر بیان کرے، میں مکمل تدارک کر کے مظلوم کو اس کا حق دلاؤں گا“۔(22)

عملِ احتساب ہی کے سلسلہ میں 29ھ میں ابو موسیٰ اشعریؓ کو بصرہ کی حکومت سے معزول کیا اور ابو عبد اللہ بن عامر کو نیا والی مقرر فرمایا۔ اسی طرح سن 30ھ میں ولید بن عقبہ کو شراب نوشی کے جرم میں کوفہ کی ولایت سے برطرف کیا اور اس کی جگہ سعید بن العاصؓ کی تقرری عمل میں لائی گئی۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی واقعات ایسے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد عثمانی میں رعایا کے حقوق کی پاسداری نہ کرنے پر کئی عمال وولات کو اپنے عہدوں سے معزول ہونا پڑا۔(23)

4-عہدِ مرتضوی:35-40ھ: حضرت عثمان غنیؓ کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ خلیفہ مقرر ہوتے ہی آپؓ نے عُمّال کو قیامِ عدل اور رعایا کے ساتھ لطف وشفقت اور ان کے اخلاق کے متعلق احکام بھیجے اور ہمیشہ یہ ہدایت فرمائی کہ خبردار! کوئی شخص کسی کے ساتھ زیادتی کا مرتکب نہ ہو اور اخلاق عامہ کا پاس کرے۔ منذر بن جارود والیٔ اصطخر کے متعلق جب حضرت علیؓ کو معلوم ہوا کہ رعایا کی فوز وفلاح کی بجائے زیادہ تر وقت سیر وشکار میں گزارتے ہیں تو انہیں طلب کیا، فرائض منصبی میں غفلت برتنے کی تحقیقات کرائی اور اس کے بعد انہیں معزول کر دیا۔ ایک اور عامل کے متعلق شکایت ملنے پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے لکھا کہ: ”تم عیش وتنعم کی زندگی بسر کرتے ہو، بخورات اور روغنیات کا زیادہ استعمال کرتے ہو، تمہارے دستر خوان پر الوان نعمت ہوتے ہیں، منبر پر تم صدیقین کا وعظ کہتے ہو اور حکومت میں تمہارا اہل اباحت کا عمل ہے۔ پس گناہوں سے توبہ کر کے اپنے نفس کی اصلاح کرو اور خدا کے حقوق ادا کرو“۔(24) عربی کے محاورے "الفضل ماشھدت بہ الاعداء "یعنی "کمال یہ ہے کہ دشمن اس کا اعتراف کرے" کے مطابق اسلام کے دشمنوں نے بھی خلافت راشدہ میں شہری حقوق کے تحفظ پر اظہار اطمینان کیا ہے چنانچہ بروکلے پادری خلافت صدیقی اور فاروقی کے بارے میں اپنے تاثرات کچھ یوں بیان کرتے ہیں: ابو بکر وعمر نے اپنے ہاتھ سلطنت کی زمام لے کر اس کو چار چاند لگا دیئے اور سیاسی حکمت عملی کا ایک ایسا نقش پیش کر کے دکھایا جس نے ساری دنیا سے خراج تحسین حاصل کیا۔ یہ کہنا بغیر کسی مبالغہ کے صحیح ہو گا کہ یہ دونوں یونان کی بیز نطینی سلطنت کے جن حکمرانوں اور اعلیٰ کمانڈروں سے برسرجنگ تھے، ان کے مقابلے میں دونوں زیادہ مستقل مزاج، زیادہ انصاف پسند، زیادہ بردبار اور قانع، زیادہ شریف، باعظمت، جری اور اولو العزم اور زیادہ بلند مرتبہ تھے۔۔۔۔(25) الغرض خلفاء راشدین کا دور خلافت سنہری دورِ حکومت ہے۔ ان کے دور حکومت میں بنیادی انسانی حقوق کی پاسداری کے لیے مختلف انداز میں کوششیں کی گئیں اور ہر ایک کو اس کا بنیادی حقوق دلوانے میں کوئی کسر اٹھا کر نہیں رکھی گئی۔ ان حقوق میں کسی مسلم اور غیر مسلم کا کوئی فرق نہیں تھا۔ بحیثیت شہری سب برابر کے

حقوق کے مستحق تھے۔ آج اسلامی دنیا جس طبقاتی نظام میں جکڑی ہوئی ہے، اس سے جان خلاصی کا واحد طریقہ یہ ہے کہ خلفاء راشدین کی خلافت کے مطابق حکومت کی جائے اور حکمران طبقہ ان کے طریقہ عمل کو اپنے لیے رول ماڈل بنائے تو امید کی جاسکتی ہے کہ ان کی شوکتِ رفتہ پھر بحال ہوسکتی ہے۔

خلاصۃ البحث: اسلامی نظام کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ اس نے شخصی حکومت کے طریق کار کو ختم کرکے دستوری حکومت قائم کی جس کا نقطہ آغاز حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے یہ اعلانات ہیں کہ ہم اگر کتاب و سنت کے مطابق چلیں تو لوگوں پر ہماری اطاعت واجب ہے اور اگر قرآن و سنت سے انحراف کریں تو عوام کو ہماری اصلاح کا نہ صرف حق حاصل ہے بلکہ یہ ان کی دینی ذمہ داری ہے۔ خلفائے راشدین نے خود کو عوام کے سامنے احتساب کے لیے نہ صرف پیش کیا بلکہ ہر وقت اپنے آپ کو عوامی احتساب کے دائرے میں رکھا اور ہر شہری کو یہ حق دیا کہ وہ ان کی کسی بات پر کسی وقت اور کسی جگہ بھی ٹوک سکتا ہے اور وہ اس کا جواب دینے کے پابند ہیں۔ خلفائے راشدینؓ نے عملی طور پر ایک ویلفیئر اسٹیٹ کا نمونہ پیش کیا اور صحیح معنوں میں ایک عوامی حکومت کا تصور پیش کیا۔

References:

(1) Sura Al-Imran 3: 104.
(2) Sura Al-Imran, 3: 110.
(3) Nishapuri, Abul Hussain Muslim bin Hajjaj. Al-Sahih Al-Jami ', Kitab Al-Iman, Chapter: Who forbids evil from faith, Dar Al-Ahya Tarath Al-Arabi
(4)Al-Baqarah, 3: 195.
(5) Reward, 6: 151.
(6) Osmani, Mufti Muhammad Shafi, Ma'arif-ul-Quran, Karachi, 2003, vol. 3, p. 486.
(7) Osmani, Mufti Muhammad Taqi, Correctional Sermons, Memon Publishers Karachi, 2015, 4, p: 248.
(8) Al-Baqarah, 2: 188.
(9) Al-Sujistani, Abu Dawud Sulaiman bin Ash'ath. Al-Sunan, Kitab al-Sunnah, chapter on the killing of specials, modern library of Beirut, S, N, J4, p: 246, Hadith: 4772.
(0) Al-Tirmidhi, Muhammad ibn Isa, Sunan, chapters of Al-Barr and Salat, Bab Shafaqat Al-Muslim Ali Al-Muslim, Dar Al-Gharb Al-Islami Beirut, 1998, Volume 3, Page 389, Hadith: 1927.
(11) Al-Qazwini, Muhammad ibn Yazid, Al-Sunan, Kitab al-Tijarat, Bab al-Nahi an la Yabi'i hazir labad, Dar al-Ahya al-Kitab al-Arabiya
(12) Al-Baqarah, 2: 256.
(13) .Yunus, 10:99.
(14) Ansari, Dr. Sanbal, Political Institutions of Muslims, Dar-ul-Ishaat Karachi, Edition: 2005, p: 311.

(15) Muslim political institutions up to the sixth century AH, p. 312.
(16) Shibli Nomani. Nadard Al-Farooq, Madina Publishing Karachi, S, N, P: 227.
(17) Also.
(18) Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad Bin Hussain, Shaab Al-Iman, Chapter: Obedience to the First Commandment in Seasons, Maktab Al-Rashd Yard, 2003, vol. 9, p. 494, Hadith: 7009.
(19) Al-Farooq, p: 228.
(20) Kandhlavi, Maulana Muhammad Yusuf, Hayat-ul-Sahaba, Chapter of arranging Sahaba with the gathering of justice, Adl-un-Nabi and Sahaba, and the story of Egyptian and Ibn Amr ibn Al-Aas
(21) Ibn Sa'd, Muhammad ibn Sa'd, Al-Tabqat al-Kubra, Dar al-Kitab al-Ulamiya, Beirut, 1990, Bab Zikr Istiqlaf Umar, vol. 3, p.
(22) Muslim Political Institutions, p: 316.
(23) Also.
(24) Also, p: 231.
(25) Kalyanavi, Dr. Mufti Imran-ul-Haq, Kitab al-Kifalat wa al-Nifaqat (ie: Islamic System of Kifalat: A Research Review), Dar-ul-Ishaat Karachi, 2003, p. 106.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.